روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 14 مئی 2012ء 22 جمادی الثانی 1433 ہجری 14 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 111

دوستوں کا خیال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست واحباب کا خاص خیال رکھنے والے، ان کی ضروریات پوری کرنے والے، ان کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے اور ساتھیوں کی قربانیوں سے بڑھ کر قربانی دینے والے تھے۔

حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر پتھر بندھا ہوا دکھایا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بطن مبارک سے کپڑا اٹھا کر دو پتھر (بندھے ہوئے) دکھائے۔ (شمائل الترمذی)

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریمؐ نے فرمایا کہ قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے اور عمر بھر اس اصول کی ایسی لاج رکھی کہ بنی نوع کی خدمت کر کے کل عالم کا سردار ہونا ثابت کر دکھایا۔

آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا کس چیز کی خیر خواہی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمان پیشواؤں اور ان کے عوام الناس کی خیر خواہی۔ (مسلم کتاب الایمان باب 25)

آپؐ نے اپنی جامع اور خوبصورت تعلیم کے ذریعہ بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت یہ کی کہ ہر انسان کی جان، مال اور عزت کی حرمت قائم فرمادی۔ (بخاری کتاب العلم۔ بخاری کتاب الایمان)

آپؐ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت رہیں۔

(بخاری کتاب الایمان)

اسی طرح فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی ہاتھ زبان وغیرہ سے دوسرے سب لوگ محفوظ ہوں۔

(مسند احمد جلد11ص658)

ایک دوسری روایت میں ہے مومن وہ ہے جس سے دوسرے تمام انسان امن میں رہیں۔

(مسند احمد جلد2ص215مطبوعہ مصر)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ کون لوگ اللہ کو سب سے پیارے ہیں؟ اور کون سے اعمال اللہ کو زیادہ محبوب ہیں؟ رسول کریمؐ نے فرمایا ''اللہ کو سب سے پیارے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اللہ کو سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرے یا اس کی تکلیف دور کرے یا اس کا قرض ادا کردے یا اس کی بھوک دور کرے''۔ پھر فرمایا:

اگر میں خود ایک مسلمان بھائی کے ساتھ مل کر اس کی ضرورت پوری کروں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس بات کے کہ میں مدینہ کی اس مسجد میں ایک ماہ تک اعتکاف کروں اور جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصہ کو دبا لیتا ہے حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وہ اپنی من مانی کر سکتا تھا۔ اللہ اس شخص کا دل قیامت کے دن اُمید سے بھر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ضرورت پوری کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے اور اس کا کام کر کے دم لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے ثابت قدم رکھے گا۔ جس دن کہ تمام قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔

(المعجم الکبیر لطبرانی جلد12ص453مطبع الوطن العربی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ ''فرائض کے بعد سب سے پسندیدہ عمل ایک مسلمان بھائی کو خوش کرنا ہے''۔ اسی طرح حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص مسلمان بھائی سے اس لئے ملتا ہے کہ وہ اسے خوش کرے تو اللہ قیامت کے دن اسے خوش کرے گا۔ (الترغیب والترھیب للمنذری جلد3ص265احیاء التراث بیروت)

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبر گیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تو فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیّر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔ چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کے سائے بڑھتے بڑھتے آج قریباً پانچصد فیمیلز کے 2 ہزار 7 صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1۔ خورونوش 2۔ تعلیمی اخراجات 3۔ بچیوں کی شادی کے اخراجات 4۔ علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر و مرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔ جس پر کل بیس لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔ اس کے باعث دفتر ہٰذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیّر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقاؐ کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔ جس میں آپؐ فرماتے ہیں۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

خطبہ نکاح

شادی صرف دنیاوی سکون کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جائے، اس پر عمل کیا جائے اور آئندہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے نیک نسل پیدا ہونے کا آغاز کیا جائے

خطبہ نکاح فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 15 مئی 2011ء بمقام بیت فضل لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 مئی 2011ء بیت الفضل لندن میں دو نکاحوں کا اعلان کیا اور خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی انسانی نسل کے بڑھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ذریعہ بنایا ہے، جس میں دو خاندانوں کا ملاپ ہوتا ہے، دو افراد کا ملاپ ہوتا ہے اور (دین حق) نے اس کو بڑا مستحسن عمل قرار دیا ہے۔ بعض صحابہ نے کہا کہ ہم شادیاں نہیں کریں گے، تجرد کی زندگی گزاریں گے، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو میری سنت پہ عمل نہیں کرتا وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا۔ میں تو شادی بھی کرتا ہوں، کاروبار بھی ہے، بچے بھی ہیں۔ کاروبار سے مراد ہے کہ زندگی کی مصروفیات بھی ہیں، ذمہ داریاں بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:

نکاح جو ایک بنیادی حکم ہے یہ صرف معاشرہ اور نسل کو چلانے کیلئے نہیں بلکہ بہت ساری برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے کیلئے اور ایک نیک نسل چلانے کیلئے ہے۔ پس نئے جوڑوں کو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ شادیاں جو کسی مذہب کو ماننے والوں میں اور خاص طور پر (دین حق) کو ماننے والوں میں ہوتی ہیں، ایک (مومن) کے گھر میں جو شادی ہے یہ صرف دنیاوی سکون کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جائے، اس پر عمل کیا جائے اور آئندہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے نیک نسل پیدا ہونے کا آغاز کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا:

پس اس بات کو ہمیشہ ہمارے ہر احمدی جوڑے کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر سامنے کوئی مقصد ہوگا تو پھر نئے بننے والے جوڑے کا ہر قدم جو زندگی میں اٹھے گا، وہ اس سوچ کے ساتھ اٹھے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ایک حکم پر عمل کرنے والا ہوں اور کرنے والی ہوں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والا انسان ہو تو پھر اس کی سوچ کا ہر پہلو اس طرف جانے کی کوشش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ہو۔ پس اس سے پھر آپس کے تعلقات مزید بہتر ہوتے ہیں، ایک دوسرے کا خیال انسان رکھتا ہے، ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتا ہے، ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھتا ہے اور اس طرح یہ ایک جو Bond ہے، آپس کا ایک جو معاہدہ ہے وہ دنیاوی معاہدہ نہیں رہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا معاہدہ بن جاتا ہے اور پھر آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں بھی نیک صالح نسلیں ہوتی ہیں اور یہی ایک احمدی (-) کا شادی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ دو نکاح جو آج میں پڑھوں گا ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور خود بھی آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں، آپس کے رحمی رشتوں کا احترام کرنے والے ہوں اور آئندہ نیک نسلیں ان سے پیدا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پہلا نکاح عزیزہ ریحانہ رضیہ میر بنت مکرم صفی اللہ صاحب بریڈفورڈ کا عزیزم ظہیر احمد طاہر ابن مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈز حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب ہمارے مربی سلسلہ ہیں، آجکل بریڈفورڈ میں ہیں۔ اور عزیزم ظہیر احمد طاہر بھی واقف زندگی ہیں، اس لحاظ سے ان پہ دوہری ذمہ واری عائد ہو جاتی ہے۔ ایک احمدی کی حیثیت سے تو ہم نے رشتے نبھانے ہی ہیں اور ایک واقف زندگی کی حیثیت سے بھی کہ ایک نمونہ ہونا چاہئے، اور یہی سوچ لے کر جو بچی، جو لڑکی ان کے گھر میں آ رہی ہے، اس کو آنا چاہئے اور اس کے ماں باپ کو اس کو یہ نصیحت کرنی چاہئے کہ تم واقف زندگی کے ساتھ بیاہنے جا رہی ہو تو اپنی سوچوں کو بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے رکھنا اور وقف زندگی میں جو بھی دقتیں بعض دفعہ پیدا ہوتی ہیں، مشکلات بھی آ سکتی ہیں ان کو خوشی سے برداشت بھی کرنا۔ اللہ کرے کہ یہ جوڑا اس سوچ کے ساتھ اس نہج پر چلنے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا:

دوسرا نکاح عزیزہ شازیہ اسلام خان بنت مکرم محمد یٰسین خانصاحب ولروہیمٹن کا عزیزم خرم احمد ابن مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب الفورڈ کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈز حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دونوں نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا ہے۔

(رپورٹنگ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب)

سرائے خام

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں — نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں — ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں — کیا کیا نہ ان کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر ان کو اس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں — آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
ان کے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد — کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد
پر تب بھی مانتے ہیں اسی کو بہر سبب — کیا حال کر دیا ہے تعصب نے ہے غضب
دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی — ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی

اے غافلاں وفا نہ کند ایں سرائے خام
دنیائے دوں نماند و نماند بہ کس مدام

درثمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

جماعت احمدیہ اور تراجم قرآن کریم کی سعادت

سواحیلی زبان میں ترجمہ واشاعت

دنیائے احمدیت میں 1953ء کا سال غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔ اس سال ایک طرف تو جماعت کے افراد کو طرح طرح کی کئی قسم کی اذیتوں میں مبتلا کیا گیا۔ دوسری طرف یہ وہ سال ہے جس میں جماعت احمدیہ افریقہ اور یورپ میں قرآن مجید کے مقامی زبانوں میں تراجم کی اشاعت کے مقدس کام میں مصروف تھی۔ چنانچہ اس سال میں مشرقی افریقہ کے ممالک کی ایک اہم زبان ''سواحیلی'' میں قرآن مجید کے مکمل ترجمہ کی طباعت کی سعادت جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی۔

اس ترجمہ کا آغاز مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم (سابق مشنری انچارج مشرقی افریقہ وامیرو مشنری انچارج یوکے وامریکہ) نے یکم رمضان المبارک 1355ھ مطابق 17/نومبر 1936ء کو کیا اور 14 مئی 1953ء کو ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر مسٹر سی۔بی۔ اینڈرسن (Mr.C.B.Anderson) Managing Director of East African Standard Ltd) نے اس کا پہلا نسخہ تیار کیا جو مکرم شیخ صاحب نے اسی دن بذریعہ ہوائی ڈاک حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اقدس میں بھیج دیا اور درخواست دعا کے ساتھ اس کی اشاعت کیلئے اجازت چاہی۔ مکرم شیخ صاحب کو 21/مئی 1953ء کو حضور کا برقیہ موصول ہوا کہ:

Translation reached.May God bless its publication and sale.(Khalifatul Masih)

ترجمہ پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت مبارک کرے۔ خلیفۃ المسیح

(پندرہ روزہ اخبار احمدیہ یکم جون 1953ء نیروبی۔ مشرقی افریقہ)

سواحیلی ترجمہ قرآن کی مختصر تاریخ

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کے پیش لفظ میں لکھا:۔

''مجھے خوب یاد ہے کہ رمضان المبارک 1355ھ کا پہلا مبارک دن تھا۔ نماز صبح کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ کا کام شروع کیا۔ ان دنوں ٹبورا (Tabora) میں مقیم تھا۔

جب خاکسار نے اس کام کا ارادہ کیا تو مَیں اکیلا تھا۔ کوئی افریقن دوست نہ تھا جو اس معاملہ میں میری مدد کرے سوائے پرائمری سکول کے ایک افریقن ٹیچر معلم سعیدی کامی کے جو عربی زبان سے واقف نہ تھے اور جو کچھ عرصہ کے بعد کام چھوڑ کر چلے گئے۔ بہرحال ترجمہ کا کام مَیں نے باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھا۔ دن کے بعد دن، ہفتے کے بعد ہفتے اور سال کے بعد سال گزرتے رہے حتی کہ وہ دن بھی آ گیا جب تیس پاروں کا ترجمہ مکمل ہو گیا۔

1943ء میں جب ترجمہ قرآن کا مسودہ ٹائپ ہو کر مکمل ہو گیا تو اسے مشرقی افریقہ کے ایک اہم ادارہ انٹرٹیریٹوریل لینگوئجز کمیٹی برائے سواحیلی (Inter-Territorial Languages Committee for Swahili) کو جو سواحیلی کی ترقی واصلاح کے لئے حکومت کی طرف سے مقرر تھا بغرض رائے بھجوا دیا گیا۔ اس ادارہ نے اپنے ماہرین کو اس کی دو کاپیاں بغرض تنقید واصلاح بھجوائیں اور خواہش کی کہ وہ ترجمہ اور زبان دونوں کے متعلق اپنی رائے سے پورے غور وفکر کے بعد مطلع کریں۔

اپریل 1944ء میں اس ادارہ کے سیکرٹری نے ان ماہرین کی کئی صفحات پر مشتمل آراء ہمیں بھجوائیں۔ ان کی متفقہ رائے تھی کہ: "On the whole,the translation is very good"

یہ ترجمہ مجموعی اعتبار سے بہت اچھا ہے۔ ان ماہرین نے بعض مقامات کی تبدیلی کا مشورہ دیا جو قبول کیا گیا اور بعض جگہ ان کی عربی زبان سے عدم واقفیت کی وجہ سے ان کی مجوزہ اصلاح یا رائے ردّ کرنی پڑی۔

اس ابتدائی نظر ثانی کے بعد یہ مسودہ سواحیلی زبان کے بعض دیگر فاضل و ماہر افریقن کو بھجوایا کہ وہ خالصۃً زبان کے عام فہم اور صحت زبان کے بارہ میں اپنی رائے دیں۔ کچھ عرصہ کے بعد قریباً 1945ء میں ہمارے عزیز بھائی شیخ امری عبیدی جو لمبا عرصہ میرے ساتھ رہے اور مجھ سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور عربی سیکھنے اور دیگر دینی امور پر دسترس حاصل کرنے اور خداداد صلاحیت کے باعث اس قابل ہو گئے کہ وہ اس پر مزید ماہرانہ تنقیدی نگاہ ڈال سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کا بغور مطالعہ، موازنہ اور تصحیح کا کام شروع کر دیا اور عربی زبان سے اس کا تطابق اور درستی کی طرف بھی توجہ دی اور کئی مفید مشورے دئے۔ چند سال کے بعد ہمارے دوسرے علماء نے بھی جو قرآنی علوم اور اسلامی علوم کے بھی ماہر تھے اور عربی اور سواحیلی دونوں زبانوں سے خاص واقفیت حاصل کر چکے تھے اس ترجمہ کو بڑے غور وفکر سے پڑھا، اپنی رائے دی، مشورہ دیا۔ الحمدللہ سب افریقن اہل علم اور ہمارے علماء سواحیلی ترجمہ اور اس کی فصاحت سے متاثر اور خوش ہوئے۔

ترجمہ میں تشریحی اور تفسیری نوٹ بھی شامل کئے گئے کیونکہ ترجمہ کے کام کے بعد اس کی بڑی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی کہ تفسیری نوٹ بھی لکھے جائیں۔ چنانچہ 1949ء کے آخر میں بالخصوص مندرجہ ذیل تین امور کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی سو نوٹ لکھے گئے۔

اول:۔ پہلی بات ان نوٹوں میں یہ مدنظر رکھی گئی کہ مشرقی افریقہ میں غیر...... بالخصوص عیسائیوں کی طرف سے ان کے جرائد ورسائل اور کتب میں قرآن کریم کی کسی آیت یا تعلیم یا آنحضرت ﷺ کی مقدس زندگی پر اعتراض کیا گیا تو اس کا جواب ضرور دیا جائے۔

دوم:۔ قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب عالم کی تعلیم کا مقابلہ کر کے (دینی) تعلیم کی برتری کو دلائل سے ثابت کیا جائے۔

سوم:۔ کئی بدعات اور رسم ورواج شریعت ......اور اسوہ نبیؐ کے خلاف ہیں اور (۔) میں بوجہ عدم فہم قرآن داخل ہو گئی ہیں جن کی قباحت کو واضح کر کے اصل تعلیم اور اصل حقائق نمایاں کئے جائیں۔

بہت سے نوٹ مَیں نے لکھے اور بعض میرے رفقاء نے۔ یہ اکثر نوٹ سیدنا حضرت مسیح موعود بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی بیان فرمودہ تفاسیر سے استفادہ کے ساتھ تیار کئے گئے جن کے پڑھنے سے انسانی ذہن اور دماغ پر گہرا اثر پڑتا ہے اور حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید بنی نوع انسان کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے اور اس کتاب عظیم میں ایسی زبردست قوت ہے کہ وہ لوگوں کو ذلت سے اٹھا کر رفعت اور عظمت کی چوٹیوں تک پہنچا سکتی ہے۔''

جن دوستوں نے سواحیلی ترجمہ قرآن میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کا ہاتھ بٹایا اور خصوصی امداد فرمائی آپ نے ترجمہ کے شروع میں ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ مجھ پر لازم ہے کہ مَیں اپنے رفقاء کا خاص طور پر ذکر کروں جنہوں نے گزشتہ دو تین سالوں میں بہت فکرمندی، خاص شوق اور پوری لگن اور محبت سے میرا ہاتھ بٹایا مثلاً شیخ امری عبیدی صاحب اور مولانا محمد منور صاحب فاضل۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے ان دو ساتھیوں نے اس ترجمہ وتفسیر کی نظر ثانی کے کام، نوٹوں کی تکمیل، پروفوں کو دیکھنے اور تفسیر سے متعلق دوسرے امور میں خاص امداد کی ہے۔ اسی طرح مولانا عنایت اللہ صاحب خلیل، مولانا جلال الدین صاحب قمر نے احادیث اور دیگر ضروری مواد اکٹھا کرنے میں اور عربی متن کے آخری پروف دیکھنے میں بہت مدد دی ہے۔ محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نے بھی پروف ریڈنگ میں حصہ لیا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کا

ایمان افروز دیباچہ

سواحیلی ترجمہ قرآن کے ساتھ حضرت مصلح موعود کا ایک ایمان افروز دیباچہ بھی شائع ہوا جو حضور نے محترم شیخ صاحب کی درخواست پر عطا فرمایا۔ یہ تاریخی دیباچہ حضور نے مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب انچارج زود نویسی کو لکھوایا تھا جو انہوں نے 18/جنوری 1953ء کو صاف کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے اپنے قلم مبارک سے کئی مقامات پر تصحیح کی اور آخر میں دستخط ثبت فرمائے۔ دیباچہ کا متن حسب ذیل ہے۔

سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کے مضمون کے متعلق مختصر نوٹ شائع کئے جا رہے ہیں۔ افریقہ کو (۔) تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ خصوصاً شمال مشرقی افریقہ کو (۔) کے ابتدائی ایام میں جب مکّہ والوں نے (۔) پر بڑے بڑے مظالم کئے اور مکّہ میں (۔) کی رہائش ناممکن ہو گئی تو رسول کریم ﷺ کے ارشاد سے (۔) کو حبشہ کی طرف جانے کی ہدایت فرمائی۔ حبشہ یعنی ایبے سینیا وہ ملک ہے جو کہ کینیا کالونی کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ چنانچہ (۔) اس ملک میں پہنچے اور وہاں کے بادشاہ کے قانون کے ماتحت انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی گئی اور امن کا سانس انہوں نے لینا شروع کیا تو مکّہ والوں سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی اور انہوں نے اپنی قوم کے دو لیڈروں کو بادشاہ اور اس کے درباریوں کے لئے بہت سے تحائف دے کر بھجوایا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ بادشاہ سے درخواست کریں کہ وہ مہاجرین کو مکّہ کی حکومت کے حوالے کر دے تا کہ وہ ان سے اپنے خیالات اور عقائد کے مطابق سلوک کریں اور اگر بادشاہ نہ مانے تو پھر درباریوں کو تحفے دے کر ان سے بادشاہ پر زور ڈلوائیں اور (۔) مہاجرین مکّہ کو جس طرح بھی ہو واپس مکّہ لائیں۔ چنانچہ یہ وفد مکّہ سے گیا اور درباریوں خصوصاً پادریوں کے ذریعہ سے بادشاہ سے ملا جو اس زمانہ میں نجس کہلاتا تھا۔ جسے عرب لوگ نجاشی کہتے تھے۔ یہ اس

بادشاہ کا نام نہیں تھا بلکہ یہ اس زمانہ کے حبشی بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا۔

چنانچہ بادشاہ کے سامنے انہوں نے شکایت کی کہ ان کے ملک سے کچھ باغی بھاگ کر حبشہ آگئے ہیں اور انہیں مکّہ والوں نے اس لئے بھیجا ہے کہ ان باغیوں کو مکّہ کی حکومت کے حوالے کر دیا جائے۔ بادشاہ نے ان لوگوں کی باتیں سن کر (۔) کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ وہ کس طرح آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی قوم ظلم کر رہی تھی اور چونکہ افریقن بادشاہ کا انصاف اور اس کا عدل مشہور تھا وہ اس کے ملک میں پناہ لینے کے لئے آگئے۔ اس پر بادشاہ نے مکّہ کے وفد کو جواب دیا کہ چونکہ ان کے خلاف کوئی سیاسی جرم ثابت نہیں صرف مذہبی اختلاف ثابت ہے اس لئے وہ ان کو واپس کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مکّہ کا وفد جب دربار سے ناکام لوٹا تو اس نے درباریوں اور پادریوں میں تحفے تقسیم کئے اور انہیں اُکسایا کہ یہ (۔) لوگ حضرت مسیحؑ کی بھی ہتک کرتے ہیں اس لئے مسیحیوں کو بھی مکّہ والوں کے ساتھ مل کر ان پر سختی کرنی چاہئے۔

چنانچہ دوسرے دن پھر درباریوں نے بادشاہ پر زور دیا کہ یہ لوگ تو مسیحؑ کی بھی ہتک کرتے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے (۔) کو پھر بلوایا اور ان سے پوچھا کہ آپ لوگ مسیحؑ کے بارہ میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟ مسلمانوں نے سورۃ مریم کی ابتدائی آیات پڑھ کر ان کو سنائیں جن میں مسیحؑ اور ان کی والدہ کا ذکر ہے اور پھر کہا کہ ہم مسیح کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ ہاں انہیں خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ اس پر پادریوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو انہوں نے مسیحؑ کی ہتک کی ہے۔ مگر افریقین بادشاہ منصف اور عادل تھا اس نے سمجھ لیا کہ یہ الزام ان پر غلط لگایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ مسیحؑ کا ادب کرتے ہیں مگر اس کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ چنانچہ اس نے بڑے جوش سے ایک تنکا فرش پر سے اٹھایا اور کہا کہ خدا کی قسم مَیں بھی مسیح کو وہی کچھ مانتا ہوں جو یہ کہتے ہیں اور مَیں اس درجہ سے جو انہوں نے مسیحؑ کا بیان کیا ہے اسے ایک تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں سمجھتا۔ اس پر پادریوں نے بادشاہ کے خلاف بھی آوازے کسنے شروع کئے کہ تُو بھی مرتد ہوگیا ہے۔ لیکن نجاشی نے کہا کہ مَیں تمہارے شور وشغب کی وجہ سے مرعوب نہیں ہوسکتا۔ جب میرا باپ مرا تو مَیں چھوٹا بچہ تھا اور میری جگہ میرا چچا قائم مقام بادشاہ مقرر کیا گیا تھا اور تم لوگوں نے اس کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ مجھ کو تخت سے محروم کر دو۔ جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو باوجود اس کے کہ مَیں چھوٹا تھا مَیں نے اپنا حق لینا چاہا اور نوجوان میرے ساتھ مل گئے اور میرے چچا نے ڈر کر دستبرداری دے دی اور تخت میرے حوالے کر دیا۔ تو میری بادشاہت تمہاری وجہ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے باوجود تمہاری مخالف کوششوں کے مجھے دی ہے۔ نہ مَیں تمہاری مدد کا محتاج ہوں۔ مَیں کسی صورت میں ظلم نہیں کرسکتا۔ یہ لوگ آزادی سے میرے ملک میں رہیں گے اور کوئی ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

پس اے اہل افریقہ جن کے مشرقی علاقہ کی علمی زبان سواحیلی ہے مَیں یہ ترجمہ آپ کو پیش کرنے میں ایک لذّت اور سرور محسوس کرتا ہوں کیونکہ اس کتاب کے ابتدائی ایّام میں اس کتاب کے ماننے والوں کو آپ کے براعظم نے پناہ دی تھی اور ظلم وتعدّی کرنے سے انکار کر دیا تھا اور انصاف اور عدل قائم کرنے کا بیڑا اٹھا لیا تھا۔ آج قرآن پاک کی تعلیم اسی طرح مظلوم ہے جس طرح کہ کسی زمانہ میں قرآن کریم کے ماننے والے مظلوم ہوا کرتے تھے۔ آج اس قرآن کریم کو دنیا میں لانے والا نبی فوت ہو چکا ہے لیکن اس کا روحانی وجود آج اس سے بھی زیادہ مظلوم ہے جتنا کہ آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مظلوم تھا۔ اس پر جھوٹے الزام لگائے جاتے ہیں۔ اس کی لائی ہوئی تعلیم کو بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے ماننے والوں کو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ واقعہ یہ نہیں۔ خدا کی نظروں میں سب سے زیادہ معزز وجود محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے جن پر یہ قرآن نازل ہوا تھا اور سب سے زیادہ سچی تعلیم وہ ہے جو اس کتاب یعنی قرآن مجید میں موجود ہے جیسا کہ آپ خود دیکھ لیں گے۔ دنیا صرف اپنی طاقت اور قوّت اور گھمنڈ پر اس کی تردید کر رہی ہے اور اس کے ماننے والوں کو ذلیل کر رہی ہے۔

لیکن اے اہل افریقہ! آج آپ کا بھی یہی حال ہے۔ آپ کو بھی غیر ملکوں میں تو الگ رہا اپنے ملک میں بھی ذلیل ہی سمجھا جا رہا ہے۔ پس وہ تعلیم جس نے چودہ سو سال پہلے ایک وحشی اور غیر تعلیم یافتہ قوم کو دنیا کی ترقیات کو چوٹی پر پہنچا دیا تھا لیکن جو آج مظلوم ہے اور گھر سے بے گھر کر دی گئی ہے مَیں اسے آپ لوگوں کو سامنے پیش کرتا ہوں جبکہ آپ لوگوں کی حالت بھی اسی قسم کی ہے اور آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور اسی عدل اور انصاف کی نگاہ سے اسے دیکھیں جس نگاہ سے نجاشی نے مکّہ کے مسلم مہاجرین کو دیکھا تھا اور پھر اپنی عقل اور بصیرت سے نہ کہ لوگوں کے لگائے ہوئے جھوٹے الزاموں کے اثر کے نیچے اور لوگوں کی بنائی ہوئی رنگین عینکوں کے ذریعہ سے اسے دیکھیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کو اس لاثانی جوہر کی حقیقت معلوم ہو جائے گی اور اس رسّے کو آپ پکڑ لیں گے جو کہ خدا تعالیٰ نے اس کتاب کے ذریعہ سے آسمان سے پھینکا ہے تاکہ اس کے بندے اسے پکڑ کر اس تک پہنچ جائیں۔

اے اہل افریقہ! ایک دفعہ پھر اپنے عدل اور انصاف کا ثبوت دو اور پھر ایک سچائی کے قائم کرنے میں مدد دو جو سچائی تمہارے پیدا کرنے والے خدا نے بھیجی ہے۔ جس سچائی کو قبول کرنے کے بغیر قومیں آزاد نہیں ہوسکتیں، مظلوم ظلم سے چھٹکارا نہیں پا سکتے، قیدی قید خانوں سے چھوٹ نہیں سکتے۔ امن، رفاہیت اور ترقی کا پیغام مَیں تمہیں پہنچاتا ہوں۔ پیغام میرا نہیں بلکہ تمہارے اور میرے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ یہ زمین وآسمان پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ یہ یورپ، امریکہ اور ایشیا کے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں آؤ، لاکھوں کی تعداد میں آؤ اور سچائی کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ تاکہ ہم سب مل کر دنیا میں ازسرِنَو خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کر دیں اور بنی نوع انسان کی ہمہ گیر اخوت اور خدا تعالیٰ کے ہمہ گیر عدل وانصاف کو دنیا میں قائم کر دیں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو میری آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دے اور مَیں وہ دن دیکھوں جب کہ آپ لوگ میرے دوش بدوش دنیا میں امن اور سلامتی اور ترقی اور رفاہیّت کے قائم کرنے میں کوشش کر رہے ہوں اور پھر یہ کوشش خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو۔

(خاکسار۔ مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی)

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ نے یہ معرکۃ الآراء دیباچہ پچاس ہزار کی تعداد میں بصورت پمفلٹ بھی شائع کر کے تقسیم کیا۔

اخبار ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ میں مفصل خبر

14 مئی 1953ء کو ترجمۃ القرآن کا پہلا نسخہ تیار ہوا اور 16 مئی 1953ء کو نیروبی کے اخبار ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ (East African Standard) نے پریس کی طرف سے اس کے پہلے نسخہ کو پیش کئے جانے کی تقریب کا فوٹو مع اس کی تفصیلی خبر کے شائع کیا جو یہ تھی:۔ اس خبر کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

قرآن کریم سواحیلی اور عربی میں شائع کر دیا گیا

سترہ سال قبل کی بات ہے کہ شیخ مبارک احمد صاحب نے جو مشرقی افریقہ کے امیر اور احمدیہ مشن کے چیف مشنری ہیں، قرآن کریم کا عربی سے سواحیلی زبان میں ترجمہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔

جمعرات کے دن ان کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا اور مسٹر سی۔ بی۔ اینڈرسن نے جو ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں ترجمہ کا پہلا نسخہ جو دیدہ زیب جلد سے مزین تھا شیخ صاحب موصوف کو پیش کیا۔ یہ کتاب 1100 صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور اس کی طباعت میں تین ماہ صرف ہوئے۔

قرآن کریم کا پہلا نسخہ جس میں عربی متن کے ساتھ سواحیلی ترجمہ دیا گیا ہے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کو ان کے مرکز ربوہ مغربی پاکستان ارسال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس ترجمہ کے نسخے مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان اور مسٹر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کو ارسال کئے جائیں گے۔

شیخ مبارک احمد صاحب نے اس کتاب کا پہلا نسخہ لیتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ ترجمہ کا کام مکمل کر چکے تو ان کے سامنے اس کی طباعت کا مسئلہ درپیش تھا۔ مشرقی افریقہ میں کسی پریس کے لئے عربی متن کے ساتھ ترجمہ کی اشاعت ایک نیا اور مشکل مسئلہ تھا۔

انہوں نے ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ کے سٹاف کو اس عظیم کام کی اس قدر قلیل عرصہ میں تکمیل پر مبارکباد پیش کی۔

نیز فرمایا کہ اس ترجمہ کی اشاعت مشرقی افریقہ کے باشندوں کے لئے بڑی برکت کا موجب ثابت ہوگی، اس کے ذریعہ سے انہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور وہ اخلاقی اور روحانی رنگ میں ان کی سربلندی کا موجب ہوگا۔ نیز کمیونزم کے بُرے اثرات کے ازالہ اور مختلف فرقوں میں بہتر تعلقات استوار کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس مقدس کام میں آپ کی فرم نے جو حصہ لیا ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے بھی برکت دے گا۔

اس کتاب کی پیشکش کے موقع پر ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ کا سارا اسٹاف جس نے اس قرآن کریم کی طباعت میں حصہ لیا موجود تھا۔

مسٹر اینڈرسن نے کہا کہ وہ اس تقریب کو ایک بہت بڑا واقعہ گردانتے ہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ اس فرم نے قرآن جیسی عظیم کتاب کی طباعت کا کارنامہ سرانجام دیا بلکہ اس لئے بھی کہ اس کی وجہ سے مشرقی افریقہ کے سواحیلی بولنے والے...... کے لئے وہ سکون اور روحانی تسکین کا موجب ہوگا۔

سواحیلی ترجمہ کی اشاعت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کا منشاء مبارک یہ تھا کہ قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کے لئے خاص توجہ دی جائے۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے اس کی تعمیل کے لئے ایک وسیع پروگرام تجویز کیا اور 11 جون 1953ء کو حضور کی خدمت میں حسب ذیل رپورٹ ارسال کی۔

حضور کا ارشاد کہ ’’قرآن کریم کے سواحیلی

ترجمہ کی اشاعت اصل کام ہے'' اس کے متعلق ضروری پروگرام اور تجاویز اختیار کی جارہی ہیں (1) اہم ملکی اخبارات میں باقاعدہ اشتہار (2) بذریعہ خاص پمفلٹ (3) اخبارات میں ریویو (4) اور فنکشنز (Functions) (5) (مربیان) کے ذریعہ (6) بک شاپوں کے ذریعہ (7) جماعتوں کے ذریعہ کہ وہ اس ترجمہ کو لے کر معززین کے پاس جائیں اور فروخت کریں اور انہیں تحریک کریں کہ وہ افریقنز میں اس کو تقسیم کریں۔ خود بھی ارادہ ہے کہ ملک کا دورہ کیا جائے۔ جماعت کے دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ خود ہندوستانی اور پاکستانی معززین سے مل کر انہیں (دعوت الی اللہ) بھی کی جائے اور ترجمہ کے متعلق بھی تحریک کی جائے۔ ایک خاص نگران کمیٹی مقرر کرنے کی فکر میں ہوں۔

پاکستان کے گورنر جنرل، پرائم منسٹر اور فارن منسٹر کو مقامی کمشنر پاکستان کے ذریعہ سواحیلی ترجمہ بطور تحفہ دیا جارہا ہے امروز فردا میں...... اس موقع پر اخبارات اور فوٹو گرافروں کے نمائندے ہوں گے۔ مقامی کمشنر پھر خود ان کتابوں کو کراچی بھجوا دیں گے۔ ہر ایک کی خدمت میں ایک مختصر خط بھی لکھا جائے گا انشاء اللہ۔

مشرقی افریقہ کے مختلف علماء اور اہل قلم کے تاثرات

سواحیلی ترجمہ مشرقی افریقہ کے احمدیہ مشن کا عظیم کارنامہ ہے جس نے اہل حق کے حوصلے بڑھائے۔ ان میں علم قرآن کی نئی مشعل روشن کی اور اشاعت دین حق کے نئے راستے کھول دئے۔ اکتوبر 1954ء کی بات ہے کہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب ٹانگا شہر کے (دعوت الی اللہ کے) دورہ پر تشریف لے گئے تو ایک مسلم انجمن کے سرکردہ رکن بابو فتح محمد صاحب (ملازم انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ایسٹ افریقن ریلوے) نے آپ سے ملاقات کی اور کہا ''مبارک دینے آیا ہوں اور خوشخبری سنانے آیا ہوں''۔ شیخ صاحب نے کہا وہ کیا ہے؟ کہنے لگے کہ آپ کے سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کی ایک کاپی خرید کر میں نے ایک عیسائی افریقن کو پڑھنے کے لئے دی تھی اس کا خط آیا ہے کہ میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ کر...... ہو گیا ہوں۔

اس ترجمہ کی نسبت مشرقی افریقہ کے چند ممتاز علماء اور اہل قلم کی آراء درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

شیخ الغزالی آف ممباسہ (کینیا)

انہوں نے سواحیلی ترجمہ پڑھنے کے بعد جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں اس ترجمہ کی تعریف کی۔ کچھ عرصہ بعد انہیں نیروبی آنے کا موقع ملا تو انہوں نے یہاں سواحیلی ترجمہ کو سراہتے ہوئے بتایا کہ یہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

جناب ایپونی صالح آف زنجبار

(آپ لمبا عرصہ ٹانگا پولیس فورس میں اعلیٰ عہدہ پر متمکن رہے۔ زنجبار کونسل کے ممبر بنے۔ کمورین قبیلہ کے سرکردہ علم دوست تھے)۔

انہوں نے لکھا کہ:

''میں نے قرآن پاک کے اس ترجمہ کو اچھی طرح مطالعہ کیا ہے جو آپ نے میرے لئے بھیجا اور میں یہ ماننے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ اس قرآن پاک کے متن اور تفسیر میں دوسرے قرآن پاک کے مشنوں اور انگریزی تفسیروں میں (جن میں مولانا محمد علی، عبداللہ یوسف علی اور مارک پکھتال کی تفسیریں ہیں) جو میں نے پڑھی ہیں کوئی فرق محسوس نہیں کرتا لیکن ایک خاص امر جس کا مجھ پر بہت زیادہ اثر ہے اور جس نے مجھے مجبور کیا کہ خلوص قلب سے تعریف کروں وہ تفسیر کے بیان کرنے کا طریق ہے۔ ایسی تفسیر جس میں مختلف دلائل اس طرز پر دئے گئے ہیں جن کو قبول کئے بغیر چارہ نہیں اور ایسے دلائل جن سے پادری سیل اور پادری جے ڈیل کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات آپ کے سواحیلی ترجمہ و تفسیر قرآن پاک میں دئے گئے ہیں جن کو عقل بھی تسلیم کرتی ہے''۔

سنو وائٹ آف لگومہ (تنزانیہ)

(سواحیلی زبان کے معروف شاعر اور مشہور صحافی) نے لکھا۔

''میں بہت شکر گزار ہوں اور جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کو قرآن پاک کے سواحیلی ترجمہ و تفسیر کے پہلی بار مشرقی افریقہ میں شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ترجمہ اتنا عمدہ اور اعلیٰ ہے کہ انسان کا دل چاہتا ہے کہ پڑھتا ہی جاوے۔ اس کے علاوہ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ ترجمہ بڑا اچھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عربی متن اور سواحیلی ترجمہ میں بڑی مطابقت ہے۔ عربی متن میں بھی کوئی خرابی نہیں۔ تفسیری نوٹس علم و معرفت سے لبریز ہیں۔ عربی زبان سے ناواقف کے لئے ان کا مطالعہ عالم بنانے کے لئے کافی ہے''۔

✿...... جناب کے۔ آئی۔ ایس۔ ملمبا (Milimba) آف دار السلام (تنزانیہ) لکھتے ہیں:

''اگرچہ متعدد لوگوں نے قرآن پاک کے اس سواحیلی ترجمہ کے عمدہ اور اعلیٰ ہونے کے بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے۔ میں مزید قرآن پاک کے اس سواحیلی ترجمہ کے پڑھنے والوں پر زور دیتا ہوں کہ قرآن پاک کا یہ سواحیلی ترجمہ بہت ہی اچھا ہے اور تفسیر بڑی واضح اور حکمت سے پُر ہے اور فی الحقیقت معجزہ ہے۔ اس لئے میں ایسٹ افریقن احمدیہ...... مشن کا ان کے اس اہم کام یعنی قرآن پاک کی سواحیلی زبان میں ترجمہ و تفسیر شائع کرنے کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ قرآن پاک کی سواحیلی تفسیر مشرقی افریقہ کے سارے عالم و شیوخ کئی سالوں تک بھی نہ کر سکے''۔

قیدیوں کا قبول دین حق

ترجمہ سواحیلی کی پہلی اشاعت دس ہزار کی تعداد میں کی گئی۔ دسمبر 1959ء تک اس کے قریباً چھ ہزار نسخے فروخت یا تقسیم ہو چکے تھے۔ بہت سے نسخے جیل خانوں کو ارسال کئے گئے بالخصوص ماؤ ماؤ ڈیٹنشن کیمپوں کو جہاں ان کی بہت مانگ تھی۔ اس کتاب کی وجہ سے بہت سے تعلیم یافتہ اور سمجھدار قیدیوں نے قبول دین حق کیا۔ اس سلسلہ میں بطور نمونہ بعض خطوط کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔

(1) مسٹر نارون تھنگے، کاما قبیلہ کے ایک قیدی نے قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کے بار بار پڑھنے کے بعد دین حق قبول کر لیا۔ آپ نے 29/ اپریل 1959ء کو لکھا کہ میں نے اپنی ساری زندگی اشاعت دین حق کے لئے وقف کر دی ہے۔

(2) جوروگ کرن (Njoroge Karan) ایک ماؤ ماؤ قیدی تھے۔ آپ نے 12/ جنوری 1959ء کو لکھا کہ میں قریباً پچاس سال کی عمر کا آدمی ہوں۔ اپنی جوانی میں عیسائی تھا لیکن اب میں قرآن کریم کے مطالعہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔

(3) مسٹر محمد ڈی۔ ایم۔ مادھو نے 28/ جون 1959ء کو ہولا اوپن کیمپ (Hola Open Camp) سے لکھا کہ یہ کتاب (یعنی قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ) بڑی اہم ہے اور یہی وہ کتاب ہے جس نے مجھے اور عمر کو اس قدر یقین اور اطمینان دلا دیا ہے کہ ہم کو بغیر کسی اور کے مشورہ کے...... ہو جانا چاہئے۔ ہولا کیمپ میں جو کیکویو قبیلے کے افراد قیدی ہیں وہ مشن سے زیادہ تر یہی کہتے ہیں کہ انہیں مذہب دین حق کی کتب بالخصوص قرآن کریم مہیا کیا جائے۔

پھر اپنے ایک اور خط مورخہ 2/ اگست 1958ء میں لکھا کہ جس گھر میں خدا کی روشنی رہتی ہے اس گھر کی کنجی قرآن کریم ہے۔ یقیناً اگر قرآن سواحیلی زبان میں آج سے دس سال قبل ترجمہ ہو چکا ہوتا تو اس سے کینیا کے مسائل حل ہو گئے ہوتے۔ ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ آپ کو یہ اطلاع دینی پڑ رہی ہے کہ ہم...... کے بڑے دشمن تھے لیکن اب ہمیں سمجھ آگئی ہے کہ وہ (صحیح) سچی آواز جو ہمیں پکار رہی ہے وہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کی آواز ہے۔

(4) مسٹر مناسح کابوجی جوگونا
(Manasseh Kabugi Njuguna) نے 4/ اگست 1959ء کو ہولا اوپن کیمپ سے ایک طویل خط لکھا جس میں انہوں نے بیان کیا کہ 17 ماؤ ماؤ قیدیوں نے اپنے پرانے مذہب کو چھوڑ دیا ہے اور قرآن کریم سواحیلی ترجمہ پڑھنے کے بعد دین حق کو قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے مزید 18 افراد کی فہرست بھیجی جو اس ترجمہ کے پڑھنے کی طرف مائل ہیں اب ان میں سے ہر ایک کو قرآن کریم کا ترجمہ مہیا کر دیا گیا ہے۔

مسٹر کابوجی جوگونا نے مورخہ 9 نومبر 1959ء کو پھر لکھا کہ میں اور بہت سے قیدی جنہیں آپ نے مہربانی سے قرآن مہیا کیا آپ کے مشن کے اس مفید کام کے شکر گزار ہیں جو آپ اس ملک میں کر رہے ہیں۔ ہم اس (کتاب) کو بار بار پڑھ رہے ہیں کیونکہ ہمیں یہ بہت مفید معلوم ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ جو اپنی رائے تبدیل کر رہے ہیں اور عیسائیت میں ان کی دلچسپی ختم ہو رہی ہے انہیں اس امر کا اشتیاق ہے کہ ان کے پاس قرآن کریم کا اپنا نسخہ ہو۔ مجھے اس امر کا علم ہے کہ آپ (دین حق) کی اشاعت پر بہت روپیہ خرچ کر رہے ہیں اور آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ افریقیوں میں مذہب (دین حق) بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے بخوبی پتہ چل سکتا ہے کہ اس ترجمہ نے مشرقی افریقہ کی علمی اور (دعوت الی اللہ) تاریخ پر کتنا گہرا اثر ڈالا ہے۔

ترجمہ سواحیلی کا ردّعمل

متعصب طبقہ پر

جہاں مشرقی افریقہ کی ممتاز شخصیتوں نے اس قرآنی خدمت کو فراخ دلی سے سراہا اور خراج تحسین پیش کیا وہاں ایک صاحب شیخ عبداللہ صالح (غیر از جماعت عالم) نے اس ترجمہ کے ایک خاصے حصہ کی حرفاً حرفاً نقل کی اور اس کے بعض مقامات میں اپنے مخالفانہ نوٹوں کا اضافہ کر کے اسے ایک نئے ترجمہ کے طور پر شائع کیا۔

اس حرکت کو مشرقی افریقہ کے علمی حلقوں میں انتہائی غیر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ چنانچہ ایک غیر از جماعت عالم الشیخ شریف احمد بداوی آف ممبروئی (کینیا) نے اپنی کتاب Fimbo ya Musa (عصائے موسیٰ) کی فصل ہفتم صفحہ 41 میں (بحوالہ سواحیلی اخبار ''مپینزی یا مونگو'' (Mapenzi yaMungu) اس روش پر تنقید کرتے ہوئے لکھا:

ترجمہ: شیخ (عبداللہ صالح) کی دوسری تعجب انگیز بات یہ ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ پہلے تو وہ قادیانیوں کے ترجمہ پر حملہ کرتے ہیں اور پھر ان کے ترجمہ اور تفسیر کے مطابق ترجمہ اور تفسیر کرنے لگ جاتے ہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب خوشاب کا ذکر خیر

آپ کا آبائی گاؤں بھابڑہ تحصیل وضلع گورداسپور بھارت تھا۔ آپ کے والد کا نام چوہدری محمد بخش صاحب تھا اور دادا کا نام چوہدری الہ دین صاحب تھا۔ چوہدری محمد بخش صاحب اپنے چچا چوہدری اللہ رکھا صاحب سفید پوش نمبردار کے ساتھ احمدی ہوئے تھے۔

چوہدری بشیر احمد صاحب کے والد محترم چوہدری محمد بخش صاحب تقسیم ہند سے قبل وفات پا چکے تھے۔ آپ کے بڑے بھائی نصیر احمد صاحب فوجی کو چک نمبر 52۔ایم بی ضلع خوشاب میں دس ایکڑ زرعی اراضی الاٹ ہوئی تھی۔ آپ کے آبائی کلیم کی زمین آپ نے 469 ج ب فیصل آباد میں الاٹ کروائی تھی۔ جو بعد میں فروخت کر دی تھی۔ محترم رانا عطاء اللہ صاحب پٹواری مال جو چوہدری صاحب کے دوست بھی ہیں اور جیل بھی دونوں نے اکٹھی کاٹی۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ چوہدری بشیر احمد صاحب کی والدہ سردار بی بی صاحبہ بہت ہی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ 1953ء کے فسادات کے دوران آپ کے تینوں بچوں کو جب گاؤں والوں نے نمبردار کی ڈیوڑھی پر بلا کر ان کے عقیدے کے متعلق پوچھا تو ان کی والدہ نے بڑی بہادری اور جرأت سے اس کا سامنا کیا اور بڑی تفصیل سے احمدیت کے متعلق بتایا اور سب گاؤں والوں کو بتایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ اگر کسی نے بچوں کی طرف میلی نظر سے بھی دیکھا تو خود سارے گاؤں سے نپٹوں گی۔ اس کے بعد امن ہو گیا۔ بعد میں اس خاندان نے خوشاب شہر میں سکونت اختیار کر لی۔

جب چوہدری بشیر احمد صاحب نے میٹرک کر لیا تو انہوں نے غلہ منڈی شہر خوشاب میں کریانہ کی دکان کھول لی۔ آپ کا گاہکوں سے سلوک اور مناسب رویہ رنگ لایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ان کی دکان سب دکانوں سے زیادہ چلنے لگی۔ آپ دونوں بھائی عام خلق اللہ کے ہمدرد بھی تھے اور بااخلاق بھی تھے اور مہمان نواز بھی بہت تھے۔ ہر وقت آپ کی دکان پر لوگوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ رانا صاحب بتاتے ہیں کہ 1974ء میں چوہدری بشیر احمد صاحب نے بتایا کہ چک نمبر 1 میں ایک احمدی بشیر احمد کو گاؤں والوں نے مارا ہے۔ ہم پانچ احمدی خادم چوہدری بشیر احمد صاحب کی قیادت میں فوراً اس چک میں گئے اور مسمی بشیر احمد کو وہاں سے بخیریت چھڑا کر لے آئے۔

چوہدری بشیر احمد کے چھوٹے بھائی چوہدری مختار احمد صاحب نے دو اور احمدی حصہ داروں سے مل کر چاول صاف کرنے کا کارخانہ بھی بنا لیا۔ اس طرح اس خاندان کو تجارت میں بہت شہرت ملی۔ شہر خوشاب میں اکثر احمدی احباب ملازم اور متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہی ایک متمول گھرانہ تھا جو سب کا خیال رکھتا تھا۔ چوہدری مختار احمد صاحب کا سارے خوشاب میں خوب طوطی بولتا تھا۔ آپ کی رسائی سرکاری افسران اور انتظامیہ تک بہت تھی۔ مگر ان کی زندگی نے وفا نہ کی آپ کی اچانک 1983ء میں وفات ہو گئی۔

1984ء کے آرڈیننس کے بعد شہر خوشاب کی جماعت پر نام نہاد جھوٹے مقدمات بنا کر ساری جماعت کو ہراساں کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اسی طرح کلمہ لکھنے کے جرم میں جب 20 احمدیوں کو مختلف جھوٹے مقدمات میں پھانسا گیا تو ایک مقدمہ میں چوہدری بشیر احمد صاحب کو بھی ملوث قرار دے کر ایک سال سزائے قید دلا دی گئی۔ جبکہ اس مقدمہ میں ان کے ساتھی مکرم رانا عطاء اللہ صاحب پٹواری مال، مکرم عبدالغفار خاں صاحب سابق صدر جماعت شہر خوشاب، مکرم مشتاق احمد صاحب بھی تھے۔ آپ سب کو ایک سال قید با مشقت 16 جولائی 1991ء میں ہوئی جو کہ آپ نے شاہ پور جیل میں پوری کی اور یہ سزا کا عرصہ بہت ہی صبر سے اور دعاؤں سے گزارا اور باقی قیدیوں پر اچھا اثر چھوڑ کر آئے۔

چوہدری بشیر احمد صاحب بہت ہی مخلص اور جہاں دیدہ شخص تھے۔ 1995ء میں جب ہمارے مربی محترم محمد اشرف ضیاء صاحب کی قیادت میں بیت خوشاب کی توسیع اور تزئین کا پروگرام بنا تو مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے ایک خطیر رقم بیت خوشاب کے لئے بطور عطیہ دی۔ جس سے بیت کے اوپر بھی ایک کمرہ بنانے کی توفیق ملی اور اندر سے بیت کی تزئین ہوئی۔ بیت بہت ہی خوبصورت اور وسیع لگنے لگی۔ بعد ازاں چوہدری صاحب نے اپنے کاروبار کو سمیٹنے کی خاطر اپنی شہر والی دکان فروخت کر دی تھی اور لاری اڈہ خوشاب میں دو عدد، دکانیں ضلع کونسل سے الاٹ کروا کر وہاں اپنا کاروبار شروع کر دیا تھا۔ پھر آپ سارا کاروبار اپنے بڑے بیٹے چوہدری خلیل احمد صاحب کے سپرد کر کے فارغ ہو گئے تھے۔ 1996ء کو دونوں میاں بیوی اپنی بچی کی شادی کا سامان فیصل آباد خریدنے کے لئے گئے تھے کہ راستہ ہی میں آپ کو بس کے اندر باوا چک کے قریب دل کا دورہ پڑا اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور آپ کی تدفین قبرستان عام میں ہوئی۔ آپ بہت ہی کم گو، معاملہ فہم، سنجیدہ، مہمان نواز، مخلص، پرہیزگار، رازدار دوست اور پنچایت کا حق ادا کرنے والے اور عقلمند انسان تھے۔ آپ جماعت احمدیہ خوشاب کی مجلس عاملہ کے ہمیشہ اہم رکن رہے۔ آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ مکرم چوہدری محمد خلیل صاحب دفتر وقف جدید ربوہ میں ملازم ہیں۔ محمد جمیل صاحب اسلام آباد پولیس میں ملازم ہیں۔ مکرم کبیر احمد صاحب اور محمد رفیق صاحب کرلوٹ کالج اسلام آباد میں ملازم ہیں۔ مکرم صغیر احمد صاحب اور اس کی اہلیہ نے ایجوکیشن سکول احمد نگر میں کھولا ہوا ہے۔ ان کی بیٹی نجمہ صاحبہ زوجہ مکرم طاہر قیصر صاحب مربی سلسلہ بینن میں مقیم ہیں۔ ایک سال قبل ان کی اہلیہ محترمہ بھی فوت ہو گئی تھیں خدا تعالیٰ غریق رحمت کرے بہت ہی صابرہ، نیک اور پارسا خاتون تھیں۔ چوہدری صاحب خلق خدا کے ہمدرد اور صاف گو انسان تھے۔ خدا تعالیٰ ایسے وفا شعار، مخلص، بےلوث خدمت گار، فدائی، مہمان نواز، نڈر و بہادر انسان پر اپنی رحمتیں مسلسل نازل کرتا رہے اور اس کی نسل پر بھی اپنے فضل کرتا رہے اور ہم سب کو ان کی طرح خلافت سے ہمہ وقت منسلک رہنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5 سواحیلی زبان میں ترجمہ واشاعت

الشیخ بداوی کے یہ الفاظ نہ صرف احمدی علم تفسیر کی فوقیت و برتری کا کھلا ثبوت ہیں بلکہ ان سے جماعت احمدیہ کے شائع کردہ سواحیلی ترجمہ وتفسیر کی عظمت وافادیت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 1 تا 21)

ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن 1971ء میں پاکستان سے اور تیسرا ایڈیشن 1981ء میں انگلستان سے شائع ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد سے اسے عربی طریق کے مطابق دائیں سے بائیں طبع کروایا گیا۔ نیز اس میں مکرم مولانا محمد منور صاحب کا مرتبہ انڈیکس بھی شامل کیا گیا جس سے اس کی افادیت اور بھی بڑھ گئی۔ 1991ء میں اس کا چوتھا ایڈیشن تنزانیہ سے طبع ہوا اور 2002ء میں اس کا پانچواں ایڈیشن نئی کمپوزنگ کے ساتھ Printwell پریس امرتسر سے شائع ہوا۔

زمین جیسے سیارے

انسانی تاریخ کا ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ آیا انسان کائنات میں تنہا ہے یا اربوں کھربوں میل دور کسی اور سیارے پر بھی تیرتی جاگتی مخلوق آباد ہے؟ خلا میں تیرتی امریکی دوربین، کیپلر ایسی ہی کسی دوسری دنیا کی تلاش میں مگن ہے۔ ماہرین کے مطابق کسی سیارے میں زندگی اسی وقت جنم لیتی ہے جب وہاں پانی ہوا اور پانی موجود ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سیارہ اپنے ستارے سے نہ زیادہ قریب ہو اور نہ زیادہ دور یعنی جیسے ہمارے زمین۔ فلکیاتی اصطلاح میں ایسا علاقہ قابل رہائش خطہ (Habitable Zone) کہلاتا ہے۔ سیارہ ستارے سے زیادہ قریب ہو تو شدید تپش کے باعث پانی اڑ جاتا ہے۔ زیادہ دور ہو تو برف بنتا ہے۔ مانع نہیں کہ اس میں زندگی پرورش پائے۔ دوسری دنیا کوئی تصوراتی شے نہیں بلکہ نظریاتی اعتبار سے کائنات میں اس کی موجودگی کے مواقع زیادہ ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ کائنات میں کھربوں ستارے اور اس سے ہزاروں گنا زیادہ سیارے ہیں۔ ماہرین کی رو سے صرف ہماری دودھیا کہکشاں میں پانچ کروڑ سیاروں میں زندگی موجود ہونا ممکن ہے۔

ماہ دسمبر 2011ء تک کیپلر دودھیا کہکشاں میں ایسے 54 سیارے تلاش کر چکی جو قابل رہائش خطہ میں واقع ہیں۔ مزید برآں اس نے زمین نما ایک سیارہ کیپلر 20 ایف بھی دریافت کیا۔ یہ پہلا سیارہ ہے جو ہماری زمین جیسی شکل وصورت رکھتا ہے۔ تاہم غلطی سے مشہور ہو گیا کہ اس پر زندگی موجود ہو سکتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کیپلر 20 ایف 427 ڈگری سنٹی گریڈ درجہ حرارت رکھتا ہے، اتنی شدید گرمی میں تو پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ یہ ایک ستارے، کیپلر 20 کے گرد چکر کھا رہا ہے۔ یہ ستارہ ہمارے ستارے سورج سے کچھ چھوٹا اور ہم سے 950 نوری سال دور ہے۔ (ایک نوری سال برابر تقریباً دس کھرب کلومیٹر)۔ یہ سیارہ اپنے ستارے کے گرد 20 دن میں چکر مکمل کرتا ہے۔ (زمین 365 دن لگاتی ہے) تاہم ماہرین کے نزدیک اس سیارے کی دریافت دوسری دنیا کی کھوج کے عمل میں اہم سنگ میل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بقول ماہرین ماضی میں کیپلر 20 ایف اپنے ستارے سے خاصی دور تھا۔ لہٰذا وہاں ایسا موسم رہا کہ پانی مائع حالت میں رہ سکے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تب وہاں کسی قسم کی زندگی وجود رکھتی ہو۔

گو کیپلر دوربین زندگی رکھنے والا سیارہ تلاش نہیں کر سکی لیکن مستقبل کے انسان یہ کھوج تیز سے تیز کرتے جائیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ سورج تیزی سے اپنی گیسیں استعمال کر رہا ہے۔ اگلے دو تین ارب سال میں اپنی ساری گیسیں استعمال کرنے کے بعد وہ اتنا پھول جائے گا کہ ہماری زمین کو بھی ہڑپ کر لے۔ چنانچہ یہ قیامت آنے سے قبل بنی نوع انسان کو دنیا چھوڑنی ہوگی ورنہ......

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم تنویر الدین صابر صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی نازیہ تنویر نے قرآن مجید کا پہلا دور سات سال کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرمہ سیدہ زکیہ خالد صاحبہ اور مکرمہ ہبۃ الکریم صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین مورخہ 18 دسمبر 2011ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں مکرمہ سیدہ زکیہ خالد صاحبہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ دارالنصر غربی اقبال نے دعا کروائی۔ بچی مکرم لعل دین صدیقی صاحب دارالنصر غربی اقبال کی پوتی اور مکرم نذیر احمد صاحب چوہان دارالیمن غربی شکر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب (واقف زندگی) دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا کے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم محمود فاتح احسن صاحب سویڈن کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ مریم صدیقہ طاہرہ صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم محمد اکرم خالد صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ کے ساتھ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے 28 دسمبر 2010ء کو بیت مبارک ربوہ میں کیا۔ تقریب شادی اور ولیمہ کی علی الترتیب 14 اور 15 اپریل 2012ء کو جرمنی میں ہوئی۔ رخصتی دلہن کے بہنوئی مکرم عبدالغفار صاحب کے گھر سے ہوئی جو Dillenburg میں واقع ہے۔ اگلے روز Gross-Gerau میں ناصر باغ کے قریب باجوہ ہال میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے اس شادی کے ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب طاہر ہومیو پیتھک اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 16 مارچ 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام شفیق احمد لبید عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے مکرم ماسٹر منظور احمد ظفر صاحب آف دارالشکر کا پوتا اور مکرم محمد اکرم صاحب آف دارالیمن کا نواسا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم کاشف بشیر صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عاشفہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ظفر اللہ سلام صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد 12 اپریل 2012ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عروسہ مشعال عطا فرمایا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب آف کراچی حال مقیم جرمنی کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرم عمران علی صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب وصیت نمبر 88109 نے مورخہ 5 مئی 2009ء کو ڈگری گھمناں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ سال 10-2009 سے موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قرآن سیمینار

(مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے شعبہ تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کو تعلیم القرآن سیمینار مورخہ 30 اپریل 2012ء کو دفتر انصار اللہ مقامی ربوہ کے بالائی ہال میں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مظفر احمد درانی صاحب منتظم تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ مقامی، مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم مبشر احمد محمود صاحب ایڈیشنل منتظم تربیت مجلس انصار اللہ مقامی نے تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات پر تقاریر کیں۔ ازاں بعد اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ پاکستان نے حضرت مسیح موعود، آپ کے رفقاء اور تابعین کے محبت قرآن کے دلنشیں واقعات سنائے۔ آخر میں محترم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی نے مقررین اور مہمان خصوصی اور حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس کی حاضری 95 انصار تھی۔ آخر پر صدر مجلس نے اختتامی دعا کروائی۔

درخواست دعا

مکرم مرتضیٰ احمد صاحب لقمان ہیئر ڈریسرز کالج روڈ اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کا بھانجا عزیزم حماد احمد عمر 9 سال اور بھانجی رابعہ بشارت عمر 14 سال پچگان مکرم بشارت احمد صاحب کھجوروالی گوجرانوالہ کے دل بڑھ گئے ہیں ربوہ میں علاج ہو رہا ہے بیٹے کی حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم ایاز احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو کا نواسہ معاذ بن شہباز ولد مکرم شہباز احمد صاحب لاہور جو چند ماہ پہلے چائے کی دیگچی میں گر گیا تھا اور اس کا چہرہ مکمل جھلس گیا تھا۔ علاج کے بعد چہرہ کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا اور نشانات بھی ٹھیک ہو رہے تھے کہ مورخہ 5 مئی 2012ء کو بچے کا پیشاب بند ہو گیا۔ لاہور چلڈرن ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ تو ای سی جی کے بعد پتہ چلا کہ بچے کا دل پھیلا ہوا ہے۔ جس کے بعد علاج شروع ہو گیا۔ لیکن 6 مئی 2012ء کو بعمر 10 ماہ بقضائے الٰہی انتقال کر گیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے والدین کو نعم البدل عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب / اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف / مرتب / مترجم کا نام:

ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:

ناشر / طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ نمبرز:

انچارج ریسرچ سیل پی او باکس 14 ربوہ پاکستان

فون نمبر ز آفس: 0092476214953

رہائش 0476214313

موبائل 03344290902

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل research.cell@saapk.org

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

گمشدہ کاغذات

مکرم محمد یوسف صاحب ولد مکرم نور محمد صاحب محلہ طاہر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 8 مئی 2012ء خاکسار کے ضروری کاغذات اقصیٰ روڈ پر جاتے ہوئے پھاٹک کے قریب کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی بھی صاحب کے ملے تو خاکسار کو ان فون نمبرز پر اطلاع دیں۔

03346375401 ۔ 03017962790

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع منڈی بہاؤالدین اور گجرات کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

22 مئی 2012ء

12:05 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 راگست 2004ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	ان سائیٹ
5:40 am	الترتیل
6:10 am	دورہ حضور انور
7:05 am	کڈز ٹائم
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 راگست 2004ء
8:40 am	پیس سمپوزیم۔قادیان
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
1:00 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	ان سائیٹ
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	مشاعرہ
8:50 pm	گفتگو پروگرام
9:20 pm	سیرت النبی ﷺ
9:50 pm	فرنچ پروگرام
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع

23 مئی 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
2:00 am	گفتگو پروگرام
2:30 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
7:20 am	فرنچ پروگرام
8:00 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
8:30 am	گفتگو پروگرام
9:10 am	سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال وجواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:15 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 راگست 2006ء
6:45 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	فقہی مسائل
8:20 pm	کڈز ٹائم
8:50 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10:20 pm	الترتیل
10:55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع

24 مئی 2012ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:05 am	الترتیل
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 راگست 2006ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:10 am	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
7:10 am	فقہی مسائل
7:40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	دورہ حضور انور۔ بینن
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو سروس
4:50 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:20 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	آئینہ
8:20 pm	انتخاب سخن
9:25 pm	ترجمۃ القرآن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

عجائبات عالم

ماؤنٹ ایورسٹ

ماؤنٹ ایورسٹ دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ کوہ ہمالیہ کی سب سے بلند چوٹی ہے جو سطح سمندر سے 29 ہزار 28 فٹ بلند ہے۔تبّتی زبان میں ''چومولونگما'' اور نیپالی میں ''سرگرماتا'' کہتے ہیں۔تبّتی اور نیپالی زبان میں ماؤنٹ ایورسٹ کو جس نام سے پکارا جاتا ہے اس کے معنی ہیں ''ہوا کی دیوی'' ماہرین ارضیات کے مطابق ہمالیہ کے پہاڑ 5 کروڑ سال قبل زمین کی سطح کے حصوں کے آپس میں ٹکرانے سے مٹی کی جو پرت جم گئی تھی اس سے بنے تھے۔طبقات الارض کی ساخت میں خرابی کی وجہ سے جو ٹکڑا زمین کی طرف چلا گیا اس میں برصغیر آسٹریلیا اور بحر ہند بن گئے اور دوسرے حصے نے یورپ اور ایشیا کے وہ ملک بنائے جو اب یورپ وسطی ایشیا اور چین کہلاتے ہیں۔

1954ء میں انڈین حکومت نے ماؤنٹ ایورسٹ کی پیمائش کرائی تو یہ 29 ہزار 28 فٹ اونچی تھی لیکن غیر سرکاری ذرائع کے مطابق یہ 29 ہزار 141 فٹ تھی۔ ماؤنٹ ایورسٹ کو 1852ء میں ہی دنیا کی سب سے بلند چوٹی تسلیم کرلیا گیا تھا مگر تبّتی حکومت نے 1920ء تک کسی یورپی مہم جو ٹیم کو اس پہاڑ پر چڑھنے کی اجازت نہ دی۔ 1921ء اور 1938ء کے درمیان برطانیہ کی سات ٹیموں نے مختلف اوقات میں اسے سر کرنے کی کوشش کی۔ان کے دو کوہ پیما اینڈر یواروِن اور جارج میلوری شمالی پہاڑی سلسلے کی جانب چڑھ رہے تھے کہ لاپتہ ہوگئے۔ان کی لاشیں بھی نہ مل سکیں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد کئی ممالک کے کوہ پیماؤں نے ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرنے کی کوشش کی لیکن حقیقی کامیابی برطانوی اور نیپالی کوہ پیماؤں کو ملی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14 مئی

طلوع فجر	3:43
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:59

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

CASA BELLA
Home Furnishers

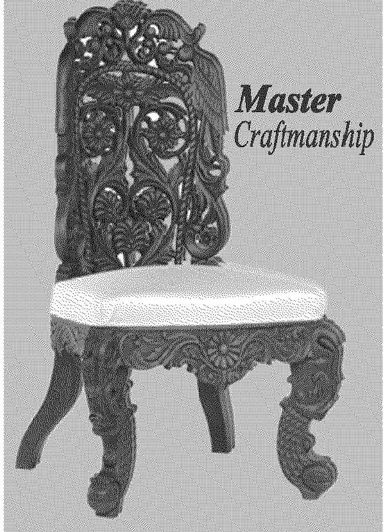

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flouring.

FR-10